السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کارخانہ، مکان، لاریاں اور ٹرک جو کرایہ پر چلتے ہیں۔ ان کی مالیت ہزارہا روپیہ ہوتی ہے، ان پر زکوۃ ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(قرآن مجید میں ہے : اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ (پ١٦

یعنی جس کشتی کو خضر علیہ السلام نے عیب دار کیا، وہ ان مساکین کی تھی، جو دریا میں کام کرتے تھے۔ کشتی کافی مالیت کی ہوتی ہے، باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے ان کو مساکین فرمایا ہے، جس کی وجہ یہ ہے، کہ آمدنی تھوڑی تھی، جو گذراوقات کےلیے کافی نہ تھی، اس سے معلوم ہوا کہ کمائی کے ذرائع کارخانہ، مکان، لاریاں، اور آلات وغیرہ کی مالیت خواہ کتنی بھی ہو، اس پر زکوۃ نہیں۔ ہاں ان کی آمدنی نصاب کو پہنچ کر اس پر سال گزر جائے تو اس کی آمدنی پر زکوٰۃ ہے، اور اگر ان ذرائع اور آلات کی تجارت کی جائے، مثلاً لاریوں، ٹرکوں اور کارخانوں وغیرہ کی خرید و فروخت کی جائے، تو پھر یہ مال تجارت سمجھا جائے (گا، اور اس کی مالیت پر زکوٰۃ ہوگی۔ (اخبار تنظیم اہل حدیث جلد نمبر ١٢ شمارہ نمبر ٣٥

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 7 ص 193

محدث فتویٰ